سوال

(203) نماز کا اول وقت کون سا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز ادا کرنے کے لیے افضل وقت کون سا ہے؟ کیا اول وقت افضل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زیادہ کامل نماز وہ ہے جسے اس وقت ادا کیا جائے جو اس کے لیے شرعاً مطلوب ہے، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے جواب میں کہ جس نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا تھا:

((اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِہَا)) (صحیح البخاري، المواقیت، باب فضل الصلاة لوقتہا، ح: ۵۲۷ و صحیح مسلم، الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال، ح: ۸۵(۱۳۹)۔)

''اپنے وقت پر نماز کی ادائیگی۔''

آپ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اول وقت میں نماز کیونکہ کچھ نمازیں ایسی ہیں جنہیں جلدی پڑھنا مسنون ہے اور بعض ایسی ہیں، جن میں تاخیر مسنون ہے، مثلاً: نماز عشاء کو رات کے تہائی حصہ تک موخر کرنا مسنون ہے۔ ایک خاتون خانہ اگر یہ پوچھے کہ اس کے لیے افضل کیا ہے، اذان عشاء کے وقت عشا کی نماز کو ادا کرنا یا اسے رات کے تہائی حصے تک موخر کرنا؟ تو ہم عرض کریں گے کہ اس کے لیے افضل یہ ہے کہ نماز کو رات کے تہائی حصے تک موخر کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز کو اس قدر موخر کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورتیں اور بچے سوگئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، نماز پڑھائی اور فرمایا:

((إِنَّ ھذَا لَوَقْتُہَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِي)) (صحیح مسلم، المساجد، باب وقت العشاء وتاخیرہا، ح: ۶۳۸(۲۱۹)۔)

''اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو نماز عشاء کا یہی وقت ہے۔''

لہٰذا عورت کے لیے افضل یہی ہے کہ اگر وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اسے موخر کر کے پڑھے۔ اسی طرح بالفرض اگر کچھ لوگ سفر میں ہوں اور وہ یہ پوچھیں کہ ہم نماز کو جلد پڑھیں یا دیر سے؟ تو ہم عرض کریں گے کہ افضل یہی ہے کہ تم تاخیر سے نماز ادا کرو۔

اسی طرح اگر کچھ لوگ سیر وسیاحت کے لیے نکلے ہوں اور عشاء کا وقت ہوجائے تو کیا ان کے لیے نماز عشاء کو جلد پڑھنا افضل ہے یا تاخیر سے پڑھنا؟ تو ہم عرض کریں گے کہ اگر مشقت نہ ہو تو ان کے لیے نماز کو تاخیر کے ساتھ پڑھنا افضل ہے؟

باقی نمازوں میں افضل یہ ہے کہ انہیں جلدی پڑھا جائے الا یہ کہ تاخیر کا کوئی سبب ہو، فجر، ظہر، عصر اور مغرب کی نمازوں کو جلد ادا کیا جائے گا الا یہ کہ تاخیر کا کوئی سبب ہو۔

تاخیر اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ اگر گرمی شدید ہو تو نماز ظہر کو وقت کے ٹھنڈا ہونے تک موخر کیا جاسکتا ہے، یعنی اسے نماز عصر کے قریب تک ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے کیونکہ نماز عصر کے قریب وقت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ [1] لہٰذا گرمی سخت ہو تو افضل یہ ہے کہ اسے وقت ٹھنڈا ہونے پر ادا کیا جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) (صحيح البخاري، المواقيت، باب الابراد بالظهر في شدة الحر، ح: ۵۳۳ و صحيح مسلم، باب استحباب الابراد بالظهر... ح: ۶۱۵۔)

''جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی میں سے ہے۔''

ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے لیے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: (ابرِدْ) ''ٹھنڈا کرو'' وہ پھر اذان کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: (أَبرِدْ) ''ٹھنڈا کرو۔'' وہ پھر اذان کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے انہیں اذان دینے کی اجازت عطا فرمائی۔[2]

تاخیر کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ آخر وقت میں جماعت مل جائے اور اول وقت میں جماعت نہ مل سکتی ہو تو اس صورت میں تاخیر کے ساتھ نماز ادا کرنا افضل ہے، مثلا: ایک شخص جنگل میں ہو، نماز کا وقت ہوجائے اور اسے معلوم ہو کہ شہر پہنچ کر وہ آخری وقت میں باجماعت نماز ادا کرسکتا ہے تو کیا اس کے لیے یہ افضل ہے کہ وہ وقت پر نماز ادا کرے یا باجماعت ادا کرنے کے لیے نماز موخر کر کے پڑھے؟ ہم اس شخص سے یہی کہیں گے کہ نماز موخر کرو تاکہ اسے باجماعت ادا کرسکو بلکہ اس صورت میں باجماعت ادا کرنے کے لیے اسے موخر کرنا واجب ہوگا۔

---

[1] فاضل مفتی رحمہ اللہ کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ابراد (ٹھنڈا کرنے) کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظہر کا سارا وقت نکال دیا جائے، حتیٰ کہ عصر کا وقت بالکل قریب ہوجائے۔ بلکہ اس کا مطلب وقت معتاد سے قدرے موخر کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابراد کی انتہا میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ انتظار اور تاخیر کی مدت آخر وقت تک نہ پہنچے۔ (فتح الباری، مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظہر فی السفر، حدیث: ۵۳۹) اور مفتی صاحب کی رائے اس شرط کے خلاف ہے۔ (ص، ی)

[2] صحیح البخاری، مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظہر فی السفر، حدیث: ۵۳۹ صحیح مسلم، المساجد، باب استحباب الابراد بالظہر... حدیث: ۶۱۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 251

محدث فتویٰ